روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 13 جولائی 2001ء 20 ربیع الثانی 1422 ہجری 13 وفا 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 156

خدا کو پانے والے

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی

میرے صحابہ کے دل میں اللہ ہی اللہ ہے

(جامع ترمذی کتاب المناقب باب فیمن سب اصحاب النبی حدیث نمبر 3797)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 21-22)

اے سننے والو! سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں ...... جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے ...... وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبداء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شے کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 309-310)

صدر انجمن احمدیہ میں محررین کی ضرورت

✿ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں کارکنان درجہ اول، درجہ دوم اور انسپکٹران مال آمد کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ صرف ایسے مخلص محنتی احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اور محنت سے کام کرنا چاہتے ہوں۔ مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ میں کام کرنے کے خواہش مند ہوں۔

(1) محررین درجہ اول تعلیمی قابلیت بی۔اے۔ بی ایس سی۔ ایم اے۔ ایم ایس سی کم از کم 45% نمبر

(2) محررین درجہ دوم تعلیمی قابلیت ایف اے۔ ایف ایس سی۔ بی۔ اے۔ بی ایس سی کم از کم 45% نمبر

(3) درخواست دینے کے لئے عمر کی حد 18 تا 25 سال تک ہے۔ درخواستیں تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول۔ صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی کے ساتھ مورخہ 9۔ اگست 2001ء تک دفتر نظارت دیوان میں بھجوا دیں۔ نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔ نصاب درج ذیل ہے۔

"نصاب درجہ اول"

(الف) قرآن مجید ناظرہ۔ پہلے پانچ پارے باترجمہ چالیس جواہر پارے۔ (ب) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارے میں عام معلومات۔ برکات الدعا۔ کشتی نوح اسلامی اصول کی فلاسفی۔ تاریخ اسلام خلفائے راشدین تک، مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ۔ نظم از درثمین۔ مناجات۔ (ج) انگریزی مطابق معیار گریجوایشن۔ حساب مطابق معیار میٹرک عام معلومات۔

"نصاب درجہ دوم"

(الف) قرآن مجید ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ باترجمہ۔ چالیس جواہر پارے۔ ارکان (دین)۔ نماز مکمل باترجمہ (ب) کشتی نوح۔ برکات الدعاء۔ عام دینی معلومات۔ درثمین نظم شان اسلام۔ مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ (ج) انگریزی حساب مطابق

باقی صفحہ 8 پر

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 16 جولائی 2001ء

12-00 a.m	اردو کلاس
1-00 a.m	ہماری کائنات
1-30 a.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
3-00 a.m	درس القرآن
5-00 a.m	تلاوت۔درس ملفوظات۔خبریں
5-50 a.m	چلڈرنز کارنر
7-05 a.m	ایم ٹی اے یو ایس اے
7-40 a.m	روحانی خزائن پروگرام
8-20 a.m	فرانسیسی پروگرام
9-20 a.m	لقاء مع العرب نمبر 355
10-20 a.m	چائنیز سیکھئے
11-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔درس ملفوظات
12-10 p.m	انٹرویو: ثاقب زیروی صاحب
1-00 p.m	روحانی خزائن پروگرام
1-55 p.m	لقاء مع العرب نمبر 355
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	چلڈرنز کارنر
4-20 p.m	چائنیز سیکھئے
5-05 p.m	تلاوت۔خبریں۔درس حدیث
5-40 p.m	بنگالی سروس
6-40 p.m	فرانسیسی پروگرام
7-55 p.m	ایم ٹی اے یو ایس اے
8-40 p.m	چلڈرنز کارنر
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام

منگل 17 جولائی 2001ء

12-20 a.m	لقاء مع العرب نمبر 355
1-20 a.m	ترکی پروگرام
1-50 a.m	مجلس عرفان
2-50 a.m	روحانی خزائن کوئز پروگرام
3-30 a.m	ایم ٹی اے یو ایس اے
4-25 a.m	چائنیز سیکھئے
5-05 a.m	تلاوت۔ خبریں۔درس حدیث
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر گلدستہ نمبر 44
6-35 a.m	چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن کلاس
7-00 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
8-10 a.m	طبی معاملات
8-40 a.m	بنگالی ملاقات
9-40 a.m	فرانسیسی پروگرام
10-00 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔درس حدیث
12-00 p.m	پشتو پروگرام
1-10 p.m	طبی معاملات
2-00 p.m	اردو کلاس
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	چلڈرنز کارنر گلدستہ نمبر 44
4-30 p.m	فرانسیسی پروگرام
5-05 p.m	تلاوت۔خبریں
5-40 pm	بنگالی سروس
6-40 p.m	بنگالی ملاقات
7-55 p.m	ترجمۃ القرآن کلاس
9-00 p.m	چلڈرنز کارنر: گلدستہ نمبر 44
9-40 p.m	چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن کلاس
10-00 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-15 p.m	فرانسیسی پروگرام

بدھ 18 جولائی 2001ء

12-00 a.m	اردو کلاس نمبر 224
1-00 a.m	ایم ٹی اے ناروے
1-30 a.m	بنگالی ملاقات
2-25 a.m	طبی معاملات
3-00 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
4-05 a.m	انٹرویو
4-35 a.m	فرانسیسی پروگرام
5-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔تاریخ احمدیت
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر: حکایات شیریں
6-25 a.m	چلڈرنز کارنر: واقفین نو کا پروگرام
7-00 a.m	دستاویزی پروگرام
8-00 a.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
8-35 a.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
9-30 a.m	اردو اسباق
9-55 a.m	لقاء مع العرب نمبر 356
11-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔تاریخ احمدیت
12-00 p.m	سواحیلی پروگرام
1-30 p.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
2-00 p.m	لقاء مع العرب نمبر 356
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	اردو اسباق نمبر 55
4-30 p.m	چلڈرنز کارنر
5-05 p.m	تلاوت۔خبریں
5-35 p.m	بنگالی سروس
6-35 p.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
8-00 p.m	دستاویزی پروگرام
9-00 p.m	چلڈرنز کارنر
9-30 p.m	اردو اسباق
10-00 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام

جمعرات 19 جولائی 2001ء

12-15 a.m	لقاء مع العرب نمبر 356
1-30 a.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
2-20 a.m	تقریر
3-55 a.m	دستاویزی پروگرام
4-00 a.m	ایم ٹی اے لائف اسٹائل
4-35 a.m	اردو اسباق نمبر 55
5-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔درس ملفوظات
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	دستاویزی پروگرام
7-00 a.m	ہومیوپیتھی کلاس نمبر 35
8-05 a.m	کوئز: تاریخ احمدیت
8-40 a.m	مجلس سوال وجواب
9-30 a.m	چائنیز سیکھئے
10-00 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔درس ملفوظات
12-00 p.m	سندھی پروگرام
1-00 p.m	کوئز: تاریخ احمدیت
1-35 p.m	تقریر: محترم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب
2-00 p.m	اردو کلاس
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	چائنیز سیکھئے
4-30 p.m	چلڈرنز کارنر
5-05 p.m	تلاوت۔خبریں
5-35 p.m	بنگالی سروس
6-35 p.m	مجلس سوال وجواب
8-00 p.m	ہومیوپیتھی کلاس نمبر 35
8-55 p.m	چلڈرنز کارنر
9-35 p.m	چائنیز سیکھئے
10-05 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام

نئی مخلوق کا امکان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوتی ہے' کلام الٰہی متعدد مرتبہ انسان کو متنبہ کر رہا ہے کہ اگر تم نے اس نعمت کا حق ادا نہ کیا تو ہم اس بات پر قادر ہیں کہ تمہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیں اور تمہاری بجائے دنیا میں نئی مخلوق لے آئیں۔

پس پہلی جو قیامت آنی ہے وہ وہ نہیں ہے کہ زندگی مٹ جائے البتہ یہ قطعی بات ہے کہ آخری قیامت آئے گی لیکن وہ قیامت کتنی دیر بعد آئے گی اس کا کسی کو پتہ نہیں۔ پہلی قیامت یہ آئے گی کہ انسان سے بہتر ایک جاندار پیدا ہو جائے گا اس کے ہاتھوں گندا انسان مٹا دیا جائے گا یا کوئی اور تباہی اس انسان کو مٹا دے گی اور ایک نئی مخلوق اسی دنیا میں آجائے گی جو ہم سے اس دنیا کو لے لے گی اور یہ بھی بڑی بھاری قیامت ہے جس کی خبر دی گئی ہے۔ لیکن وہ قیامت کہ جب یونیورس نے ٹکرا کر مٹ جانا ہے یا کچھ اور ہو جانا ہے یہ تو بڑی دور کا قصہ ہے۔

اصل نکتہ یہ ہے کہ انسان کے لئے یہ آخری سلسلہ ہے۔ خدا نے انسان کو طاقتوں اور قابلیتوں کے لحاظ سے انتہائی کمال تک پہنچا دیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول ہیں۔ صاحب شریعت اور قابل اطاعت۔ جب انسان مٹ جائے گا اور نئی مخلوق نئی طاقتوں کے ساتھ آئے گی تو اس کیلئے ظاہر ہے کہ نئی شریعت آنی چاہئے۔ کیونکہ وہ چیزیں جو موجودہ انسان کے لئے کافی ہیں وہ نئی مخلوق کے لئے کافی نہیں ہو سکتیں اور اگر نئی مخلوق کو اعلیٰ نہ بھی سمجھا جائے مگر تخلیق بدل جائے تو اس کی ضروریات بدل جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ پھر کیا

(روزنامہ الفضل 24 اپریل 1998ء)

انجمن تاجران ربوہ کا پہلا اجلاس عام

مورخہ 21 جون 2001ء انجمن تاجران ربوہ کا اجلاس رات ساڑھے آٹھ بجے ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوا۔ جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی وناظر اعلیٰ تھے۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نائب صدر عمومی نے خطاب کرتے ہوئے دکانداروں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے درخواست کی کہ نمازوں کے اوقات میں دوکانیں بند رکھیں۔ گاہکوں کا احترام کریں صفائی کا اہتمام کریں۔ خواتین کا احترام ضروری ہے۔ تجاوزات کو بھی ہٹانا چاہئے۔ آوارگی کی نیت سے آنے والوں کو اپنے پاس بٹھانے سے گریز کرنا چاہئے۔ سائنسی ایجادات کے غلط استعمال سے بچتے ہوئے انہیں اخلاق کی بلندی کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔ تجارت کی کامیابی کا ایک پہلو یہ ہے کہ تجارت پر منافع کی شرح جائز ہونی چاہئے۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی وناظر اعلیٰ نے مختصر خطاب میں فرمایا کہ ربوہ کا ماحول ہر لحاظ سے مثالی ہونا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے لوگوں کے حقوق کی ادائیگی بہت ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے لئے سب سے بنیادی اور اہم چیز نماز باجماعت کی ادائیگی ہے۔ جب نماز کا وقت ہو جائے فوراً کاروبار اور دوکانیں بند کر کے نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ اس طرح نظام کی اہمیت کو سمجھنا اور اس کا احترام کرنا بھی ہم سب کے لئے لازم ہے۔ آخر پر آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد جملہ حاضرین جن کی تعداد قریباً ایک ہزار کے لگ بھگ تھی کو کھانا پیش کیا گیا۔

اخلاص و وفا کی ایک تاریخی اور لازوال داستان

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی قربانی کے بعد ان کے خاندان پر آنے والے مصائب و مشکلات

قسط دوم

محترم سید میر مسعود احمد صاحب

امیر حبیب اللہ خان کی مزار شریف میں آمد اور رہائی کی کوشش

صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی بیان کرتے ہیں کہ ہم قریباً چار سال جلاوطنی میں جانب ترکستان مقیم رہے۔ پانچویں سال یعنی 1907ء میں امیر حبیب اللہ خان افغانستان کے دورہ پر نکلا۔ کابل سے قندھار آیا۔ قندھار سے ہرات آیا اور ہرات سے فراخ اور وہاں سے میمنہ اور پھر مزار شریف آیا۔ وہ مقام جہاں ہم مقیم تھے مزار شریف سے پندرہ میل کے فاصلہ پر جانب بلخ تھا جو قبلہ کی جہت بھی ہے۔

امیر کے مصاحبین میں سے ایک شخص سلطان جان تھا جو ہماری برادری کے آدمی مزمل شاہ کا واقف تھا۔ مزمل شاہ نے سلطان جان کی معرفت ایک درخواست امیر حبیب اللہ خان کے پیش کی جس میں یہ لکھا کہ اب ہمیں چھوڑ دیا جائے یعنی ہماری جلاوطنی ختم کردی جائے اور ہمیں وطن واپس جانے کی اجازت دے دی جائے۔ امیر نے درخواست پڑھی اور جب اس میں حضرت مرحوم کا نام دیکھا تو درخواست پھاڑ دی اور پھٹی ہوئی درخواست لفافہ میں بند کر کے واپس کر دی۔ پھٹی ہوئی درخواست ملنے پر ہمیں بڑا رنج ہوا اور ہم لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اب ہمیں خوست نہ بھیجا جائے گا کیونکہ خود بادشاہ نے ہمارا عریضہ پھاڑ دیا ہے۔

(قلمی مسودہ صفحہ 56,55)

”ان حالات میں سات سال کے قریب یہ خاندان ترکستان میں رہا“

(الفضل 26/ مارچ 1926ء)

ملا میرو صاحب کی خدمات

سید ابوالحسن قدسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ملا میرو صاحب حضرت صاحبزادہ صاحب کی لاش کو کابل سے نکال کر ان کا تابوت ان کے گاؤں سید گاہ میں لے آئے تھے اور وہاں دفن کر دیا تھا۔ جب کابل کی حکومت کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے خوست کے حاکم محمد اکبر خان شاہ غاصی کو حکم دیا کہ رات کو کچھ سپاہی لے کر حضرت مرحوم کی لاش نکال کر کہیں اور لے جائے اور ملا میرو کو سزا دے۔ چنانچہ ان کو شدید اذیتیں پہنچائی گئیں۔ مارا پیٹا گیا اور گھسیٹ کر قید خانہ میں لے جایا گیا۔ ان کا منہ کالا کر کے گاؤں میں پھیرایا گیا۔ بالآخر جب ملا میرو قید سے رہا ہوئے تو اس وقت مرحوم کا خاندان ترکستان کی جانب جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ ان کی خوست والی جائیداد حکومت نے ضبط کر لی تھی۔ جو جائیداد بنوں کے علاقہ میں تھی اس کی آمد سے گزارا ہوتا تھا۔

اس وقت ملا میرو کا وجود ہی تھا جن کو خاندان سے ہمدردی اور ان کی خدمت کا احساس تھا۔ قریباً پندرہ سال تک وہ ہمارے خرچ کا انتظام کرتے رہے۔ بنوں جا کر زمین کی آمد لے کر جلاوطنی میں پہنچا دیتے تھے۔ راستہ کی دوری، برفوں اور پہاڑوں کی مشکلات ان کے راستہ میں حائل نہ ہوئیں۔ وہ یہ دور دراز کا سفر پیدل کرتے رہے۔

جب ہم کابل میں جلاوطن تھے اور جیل خانہ میں قید تھے وہاں بھی آپ کا وجود ہمارے لئے مفید ثابت ہوا اور ہم خدا کے فضل سے عزت و آبرو کے ساتھ رہتے رہے۔ خلاصہ یہ کہ جب تک ہمیں ضرورت تھی اس وقت تک انہوں نے ہمیں نہ چھوڑا اور جب ہم کو شاہ امان اللہ خان نے سید گاہ آنے کی اجازت دے دی اور ہماری جائیداد بھی ہم کو مل گئی تو وہ عمر کے آخری حصہ میں ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔

(ملخص از مضمون ابوالحسن قدسی صاحب بحوالہ الفضل قادیان 17/ جنوری 1933ء)

برٹش انڈیا اور افغانستان کے مابین 1909ء میں باہمی سرحد کے بارہ میں جھگڑا اور رہائی کی سبیل

امیر حبیب اللہ خان کے دورہ مزار شریف کے دو سال بعد یعنی تقریباً 1909ء میں برٹش انڈیا کی حکومت اور افغانستان کے مابین دونوں ملکوں کی سرحد کے بارہ میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ اس اختلاف کو طے کرنے کے لئے حکومت افغانستان کی طرف سے دو افسر مقرر ہوئے جن میں ایک امین الانتظام تھا جس کا نام محمود تھا اور دوسرا امین الکاتب تھا جس کا نام غالباً ابراہیم تھا۔ یہ دونوں افسران فارسی جانتے تھے۔ ان کو پشتو زبان سے واقفیت نہ تھی کیونکہ سمت جنوبی (یعنی خوست وغیرہ کے لوگ جن سے واسطہ پڑنا تھا) کی زبان پشتو تھی اس لئے مذکورہ بالا دونوں افسران کو ایک معاون دیا گیا جو پشتو جانتا تھا اس کا نام خواجہ گل خان تھا۔

جب مذکورہ بالا دونوں افسران خوست آئے اور سرحد کے بارہ میں فیصلہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو جب کابل واپس گئے تو اس علاقہ کے بڑے بڑے لوگوں کو (جنہوں نے فیصلہ کروانے میں مدد دی تھی) اپنے ساتھ کابل لے گئے اور انہیں کہا کہ تمہیں بادشاہ کی طرف سے انعامات دئے جائیں گے۔ کابل میں ان کی ایک یا دو دن شاہی مہمان نوازی ہوئی۔ سردار نصراللہ خان ان کا مہمان نواز مقرر تھا۔ جب کھانا کھانے کا وقت آیا اور بادشاہ دسترخوان پر بیٹھا تو خوست سے آنے والے سرداروں نے کھانا نہیں کھایا۔ اس بارہ میں وہ پہلے باہم مشورہ کر کے خواجہ گل خان کو بتا چکے تھے کہ ہم اس طرح کرنے والے ہیں۔ بادشاہ نے جب دیکھا کہ مہمان کھانا نہیں کھا رہے تو اس نے پوچھا کہ کیا بات ہے آپ کھانا کیوں نہیں کھاتے۔ خواجہ گل خان کی معرفت انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگوں میں یہ دستور ہے کہ جب کوئی مراد پوری کروانی ہوتی ہے تو کھانا نہیں کھایا جاتا جب تک مراد پوری نہ ہو۔ اس کے بعد کھانا کھاتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ کیا مراد ہے؟ ہم پوری کریں گے۔ اس پر خواجہ گل خان نے بتایا کہ خوست کے صاحبزادگان قدیم سے پیر خانہ اور شریف لوگ ہیں اور ہم سب ان کی عزت کرتے ہیں۔ ہماری عرض یہ ہے کہ انہیں ترکستان سے واپس بلا لیا جائے۔ اس پر امیر حبیب اللہ خان نے فوراً حکم دیا کہ اچھا وہ واپس آ جائیں۔

چونکہ یہ صرف زبانی حکم تھا اور اس کے ساتھ کوئی تحریر نہ تھی اس واسطے صاحبزادگان کے واپس آنے میں دیر ہو گئی۔ بعض بڑے بڑے لوگوں نے صاحبزادگان کو لکھا کہ تمہارے بارہ میں امیر نے یہ حکم دے دیا ہے اس واسطے اب تم واپس آ جاؤ مگر صاحبزادہ ابوالحسن قدسی صاحب فرماتے ہیں کہ ہمیں حکومت کی طرف سے کوئی حکم نہیں ملا۔ اس پر ہمارے کچھ رشتہ داروں نے اس معاملہ کو اٹھایا کہ بادشاہ کے اس حکم پر باقاعدہ کارروائی ہونی چاہئے۔ ان رشتہ داروں میں ایک مولوی محمد صدیق صاحب تھے جو ہندوستان میں تعلیم حاصل کر چکے تھے۔ انہوں نے ایک موقعہ پر امیر حبیب اللہ خان کے حضور پیش ہو کر کہا کہ اس طرح آپ نے حکم دیا تھا لیکن ابھی تک اس پر عمل نہیں ہوا۔ اس پر بادشاہ نے کہا میں اب پھر حکم کرتا ہوں کہ واپس آ جائیں اور ان کو کرایہ بھی دیا جائے اور خادم بھی دئے جائیں اور اپنے وطن واپس چلے جائیں۔

کچھ عرصہ بعد سردار عبداللہ خان طوخی کی معرفت ہمیں یہ حکم مل گیا اور ان سے کرایہ وغیرہ کی رقم بھی مل گئی۔ اس پر ہم نے اپنی واپسی کا انتظام کر لیا اور کابل واپس آ گئے۔ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ ہمیں ہماری زمین واپس کی جائے۔ ہم نے کابل واپس آ کر زمین کی واپسی کے سلسلہ میں درخواست دی لیکن اس میں کئی ماہ گزر گئے۔ اس عرصہ میں ایک ماہ تک تمام خاندان کابل ہی میں رہا۔ اس کے بعد دو آدمی کابل میں رہے اور باقی سب خوست چلے گئے۔

دریں اثناء امیر حبیب اللہ خان کو جائیداد کی فہرست پیش ہوئی۔ باقی تین گھرانوں کو تو زمین دے دی گئی لیکن ہماری زمین جو سولہ ہزار کنال تھی اور جس میں باغ اور پن چکیاں تھیں ان کے متعلق حکم ہوا کہ ہمیں واپس نہ کی جائیں بلکہ یہ لوگ خوست

سے کابل آجائیں اور ہم ان کو یہاں کابل میں زمین دے دیں گے۔

(قلمی مسودہ صفحہ 58 تا 60)

خوست میں عارضی قیام کے دوران صاحبزادوں کے دوسرے گھرانوں کو تو ان کی جائیداد واپس کردی گئی مگر حضرت مرحوم کے صاحبزادگان کو ان کی جائیداد نہ دی گئی اور امیر کے نہ دینے کی وجہ یہ بتائی کہ ان کی بہت بڑی جائیداد ہے۔ نہیں دی جا سکتی۔ اس پر ان کے پرائیویٹ سیکرٹری نے ان سے کہا کہ پھر یہ لوگ گزارہ کیونکر کریں گے تو سردار نصراللہ خان نے یہ جواب دیا کہ جس طرح ان کی مرضی ہو کریں ہم کچھ نہیں دیں گے۔

چونکہ اس خاندان سے عقیدت رکھنے والے اس علاقہ میں بکثرت لوگ تھے اور وہ اس حال میں ان کو نہ دیکھ سکتے تھے اس لئے حکومت نے یہ خیال کر کے کہ وہ لوگ اس ظلم کے باعث جو مرحوم کے بال بچوں پر روا رکھا جا رہا تھا کسی قسم کا نقصان نہ پہنچائیں اس خاندان کو زیر حراست کابل بلالیا۔ اس وقت اس قافلہ کی تعداد (مع خدام) چودہ رہ گئی تھیں جنہیں کابل میں رہنے کے لئے دو بہت ہی تنگ کوٹھڑیاں دی گئیں۔ اس کے متعلق درخواست دی گئی کہ اتنی تنگ جگہ میں گزارا مشکل ہے اور خدام کے لئے علیحدہ رہنے کی جگہ کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن اس کے جواب میں کہا گیا کہ ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے۔

آخر میں ایک مکان اپنے (خرچ) پر کرایہ پر لیا گیا۔ تب جا کر گزارا ہونے لگا۔ ان ایام میں ہفتہ میں دو بار کوتوالی جا کر اطلاع دینی پڑتی تھی کہ ہم لوگ اس جگہ پر ہیں اور گھر پر محلہ کا نمبردار دن رات نگرانی کرتا تھا۔ اس حالت میں سارا خاندان پانچ سال رہا۔

(بیان سید ابوالحسن قدسی صاحب مطبوعہ اخبار الفضل 26/مارچ 1926ء یہ بیان مکرم نیک محمد خان صاحب غزنوی کی معرفت الفضل کو دیا گیا)

جیسا کہ اوپر ذکر آیا ہے امیر حبیب اللہ خان نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے اپنے گھرانہ کے بارہ میں یہ حکم دیا کہ یہ خوست میں نہ رہیں بلکہ واپس کابل آجائیں۔ جب یہ حکم پہنچا تو حاکم خوست نے اس فرمان پر عمل کچھ دیر روکے رکھا کیونکہ وہ سخت سردی کا موسم تھا اور راستے برف سے بھرے ہوئے تھے۔ جب برف ختم ہوئی تو حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف کے گھرانہ کو کابل واپس بھجوا دیا اور وہ وہاں مقیم ہو گئے۔ حکومت نے وعدہ کیا تھا کہ جب یہ کابل میں آجائیں گے تو ان کو زمین دے دی جائے گی۔

صاحبزادہ ابوالحسن قدسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ کابل میں ہمیں اس حساب سے زمین دی گئی جو مجاہدین کو دی جاتی تھی۔ بالغ مجاہد کے لئے فی کس بارہ کنال مقرر تھی اور چھوٹی عمر والوں کے لئے چھ کنال مقرر تھی۔ اس حساب سے تمام گھرانے کو مجموعی طور پر اکیس (21) کنال زمین دی گئی۔ یہ زمین اس قدر تھوڑی تھی کہ اس سے گزارے کے لئے غلہ بھی پورا نہ ہوتا تھا۔ اس لئے گزارہ کے لئے بنوں کی زمین سے روپیہ منگوانا پڑتا تھا۔ اس طرح قریباً دس سال کا عرصہ کابل میں گزارا۔

(روایت سید ابوالحسن قدسی صاحب قلمی مسودہ صفحہ 61)

جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ سرحد کا بیان ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے اہل و عیال کا قیام (تخمیناً) 1911ء سے 1920ء تک کابل میں رہا۔ وہاں رہائش کے لئے ایک معمولی سا مکان شور بازار میں متصل چهار دہ معصوم کرایہ پر لیا ہوا تھا۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ 59 سن اشاعت 1/20 اکتوبر 1936ء مطبوعہ چوہدری اللہ بخش سٹیم پریس قادیان)

کابل قیام کے دوران صاحبزادگان کی گرفتاری اور شیرپور جیل میں ایک اذیت ناک قید

کابل میں قیام پر قریباً سات / آٹھ سال گزرے تھے کہ بعض وجوہات سے سردار نصراللہ خان اور امیر حبیب اللہ خان ان کے بارہ میں بعض شکوک و شبہات میں مبتلا ہو گئے جس کے نتیجہ میں صاحبزادگان کو ایک اذیت ناک قید میں ڈال دیا گیا۔

واقعہ یہ ہے کہ ضلع گجرات (شادیوال) کا ایک احمدی فضل کریم نامی مجذوب الاحوال تھا۔ قادیان سے پشاور آیا اور کچھ عرصہ انجمن احمدیہ پشاور میں مقیم رہا۔

انہی ایام میں حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف کا تیسرا بیٹا صاحبزادہ سید محمد عمر جان جو ایک خوبصورت جوان تھا اور جس کی عمر قریباً بائیس سال ہوگی وہ بھی پشاور آیا اور جماعت پشاور کے پاس بطور مہمان مقیم رہا۔ کچھ دن کے واسطے سرائے نورنگ ضلع بنوں بھی گیا جہاں اس خاندان کی زرعی جائیداد تھی۔ وہاں سے حاصلات زراعت وصول کر کے پشاور واپس آگیا۔ اس دوران میں کابل سے ایک احمدی دوست حضرت مرحوم کی زوجہ محترمہ کا پیغام لائے کہ عزیز محمد عمر جان کو کابل واپس بھجوا دیا جائے ورنہ ان کے خاندان کو بڑے مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگرچہ عزیزم محمد عمر جان کا ابھی کابل واپسی کا پروگرام نہیں تھا لیکن والدہ محترمہ کے تعلیم ارشاد میں کابل واپس چلا گیا۔ فضل کریم احمدی مجذوب جو اس وقت پشاور میں ہی موجود تھا اس نے صاحبزادہ عمر جان کو دیکھ لیا تھا لیکن وہ پورے طور پر ان کے حالات سے واقف نہیں تھا۔ وہ ان کو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کا بڑا بیٹا سمجھتا رہا۔ فضل کریم مجذوب صاحب کی ذہنی حالت بھی بہت اچھی نہ تھی جس کی وجہ سے غلطی لگنے کا بھی امکان تھا۔

صاحبزادہ محمد عمر جان کے پشاور سے چلے جانے کے کچھ عرصہ بعد فضل کریم مجذوب بھی ایک روز بلا حصول اجازت انجمن احمدیہ پشاور سے غائب ہو گئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ پشاور سے کوہاٹ اور کرم کی راہ سے درہ پیواڑ کوتل میں سے گزر کر حاجی علاقہ میں جو اب صوبہ پکتیا میں واقع ہے۔ افغانستان میں داخل ہو گئے اور پھر وہاں سے کابل کا رخ کرلیا۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ وہ افغانستان میں دعوت الی اللہ کریں گے اور قیاس ہے کہ وہ کابل میں بعض احمدی احباب کو بھی ملے جو ان ایام میں حکومت کے خوف سے مخفی طور پر رہتے تھے۔ بالآخر انہوں نے احمدیت کے شدید ترین دشمن سردار نصراللہ خان کو درخواست بھجوائی کہ کابل میں احمدیت کی دعوت کے لئے آیا ہوں۔

سردار نصراللہ خان نے فضل کریم صاحب کو تو گرفتار کروا دیا اور حاکم شہر کابل نے اس معاملہ کے تحقیق کی۔ حاکم شہر نے فضل کریم صاحب سے دریافت کیا کہ تم یہاں کسی احمدی سے واقف ہو۔ اس نے کہا کہ ہاں میں صاحبزادہ سید عبداللطیف کے بڑے فرزند کو جانتا ہوں اور چند اور احمدیوں کے نام لئے۔ اس طرح وہ تمام احمدی جن کے فضل کریم نے نام لئے اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے تمام لڑکے گرفتار کر کے شیرپور جیل میں ڈال دیئے گئے۔ اس وقت صاحبزادہ محمد سعید جان صاحب. صاحبزادہ عبدالسلام جان صاحب. صاحبزادہ محمد عمر جان صاحب. صاحبزادہ احمد ابوالحسن قدسی صاحب اور صاحبزادہ محمد طیب جان صاحب مقید کر دیئے گئے۔ ان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی گئیں۔

(عاقبۃ المکذبین جلد اول صفحہ 160,59 اشاعت 1/20 اکتوبر 1936ء)

مکرم سید ابوالحسن قدسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب کابل میں جلاوطنی کو سات سال گزر گئے تو فضل کریم صاحب احمدی افغانستان آگئے اور احمدیت کی وجہ سے انہیں قید کرلیا گیا۔ تحقیقات کے دوران اس کو سید حسین شاہ نے جو افغانستان کے پولیٹیکل محکمہ میں افسر تھا کہا کہ اگر تم احمدی ہو تو کابل میں جو احمدی ہیں ان کے نام بتادو تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔ اس پر فضل کریم نے کہا کہ میں مرحوم کی اولاد کو جانتا ہوں جو قادیان گئے تھے۔ حالانکہ اس وقت تک ہم میں سے کوئی قادیان نہ گیا تھا۔ اس طرح بن بلائے یہ مصیبت ہم پر آپڑی اور ہم سب بھائیوں کو قید کرلیا گیا اور پانچوں کو بیڑیاں ڈال دی گئیں جن میں سے ہر ایک کا وزن ساڑھے چھ سیر کے قریب تھا۔ ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے۔

اب ہمارے بارہ میں تحقیق شروع ہوئی۔ قریباً چھ ماہ کے بعد صرف چالان مکمل ہوا کہ ان کو دربار میں حاضر کیا جائے۔ اس عرصہ میں بیڑیوں سمیت آٹھ بار دربار میں گئے لیکن پیشی نہ ہوئی۔ کبھی یہ کہا جاتا کہ امیر صاحب بیمار ہیں. کبھی یہ کہ آج تو فلاں معاملہ پیش ہے وغیرہ۔ جیل خانہ میں ہمیں کھانے کا انتظام بھی خود کرنا پڑا"۔

(قلمی مسودہ صفحہ 68,63,62)

آٹھ نو ماہ تک جیل خانہ کی سخت تکالیف میں مبتلا رہے اور تمام صاحبزادے بیمار ہو گئے۔ جیل فوریا تپ زنداں میں مبتلا ہو گئے۔

(عاقبۃ المکذبین صفحہ 61,60)

اخبار الفضل 26/مارچ 1926ء میں سید ابوالحسن قدسی صاحب کا یہ بیان شائع ہوا کہ ایک پنجابی احمدی دوست جن کا نام فضل کریم تھا اور جو گجرات کے رہنے والے تھے کابل گئے اور احمدی ہونے کی وجہ سے پکڑے گئے۔ ان سے جب پوچھا گیا کہ یہاں کوئی اور بھی احمدی ہے تو انہوں نے ہمارا نام لیا۔ اس پر پانچوں بھائی اور ایک رشتہ دار جو بطور مہمان ہمارے پاس آئے ہوئے تھے گرفتار کر لئے گئے۔

ہمارے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر جیل خانہ میں ڈال دیا گیا اور یہاں تک ہم پر تشدد اور سختی کی گئی کہ انہی ایام میں جب ہماری والدہ صاحبہ فوت ہوئیں تو ہمیں ان کا آخری دفعہ چہرہ دیکھنے کی اجازت نہ دی گئی۔ آخر ہمارے یہ کہنے پر یہ کہ ان کی تجہیز و تکفین کرنے والے سوائے ہمارے کوئی نہیں صرف ہمارے بھائی کو اجازت دی گئی کہ وہ جا کر دفن کر آئیں۔ باقی کسی اور کو چہرہ دیکھنے کی بھی اجازت نہ ملی۔

اس قید میں ہم لوگ آٹھ ماہ کے قریب رہے۔ ہم سب خرچ اپنا کرتے تھے کیونکہ حکومت ہمیں قید میں ڈال کر اور بیڑیاں پہنا کر کھانے پینے کے لئے کچھ دینے پر تیار نہ تھی"۔

(اخبار الفضل 26/مارچ 1926ء بیان صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب)

سردار امان اللہ خان کے ذریعہ صاحبزادگان کی رہائی

آخر اللہ تعالیٰ نے یہ اسباب پیدا کر دیئے کہ امیر حبیب اللہ خان. سردار امان اللہ خان سے ان کی والدہ علیا حضرت کی وجہ سے ناراض ہو گیا۔ اس سے قبل جب بھی وہ کابل سے موسم سرما گزارنے باہر جاتا تھا تو سردار امان اللہ خان اس کے ساتھ جاتا تھا جو امیر حبیب اللہ خان کا تیسرا بیٹا تھا اور سردار عنایت اللہ خان کو جو علیا حضرت کے بطن سے اس کا بڑا بیٹا تھا کابل میں اپنا قائم مقام بنا کر چھوڑ جاتا تھا۔

علیا حضرت سے ناراضگی کی وجہ سے وہ جب 1918ء میں سردیوں میں سیر و تفریح اور شکار کے لئے لغمان. کونڑ اور جلال آباد کے علاقہ میں گیا تو سردار عنایت اللہ خان کو اپنے ساتھ لے گیا اور سردار امان اللہ خان کو کابل میں چھوڑ گیا۔ چونکہ سردار امان اللہ خان کابل کا والی اور امیر حبیب اللہ خان کا قائم مقام تھا اس لئے منجملہ دیگر امور کے کابل کے قید خانے بھی اس کے ماتحت ہو گئے۔

سردار امان اللہ خان کی بیگم ثریا تھی جو سردار محمود خان طرزی کی بیٹی تھی اور امان اللہ خان سردار محمود خان طرزی کے زیر اثر تھا۔ سردار محمود خان

باقی صفحہ 6 پر

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

اقتدار کی آرزو

جناب اصغر علی گھرال صاحب اپنے ایک مضمون میں مذہبی جماعتوں کے طرز عمل پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

سوال یہ ہے کہ اتوار کی بجائے جمعہ کی چھٹی سے عوام کو کیا ملے گا؟ قائد اعظم سے لے کر ذوالفقار علی بھٹو کے عہد تک پاکستان میں اتوار کی تعطیل تھی- بھٹو نے مذہبی انتہا پسندوں کو خوش کرنے کے لئے دیگر اسلامی اقدامات کے ساتھ جمعہ کی چھٹی کا اعلان کیا پتہ نہیں انہیں مذہبی انتہا پسندوں سے کیا انعام ملا- البتہ مشکل یہ پیش آئی کہ ملک کا زیادہ لین دین اور تجارت ایسے ممالک کے ساتھ ہے- جہاں اتوار کی چھٹی ہوتی ہے- چنانچہ ان معاشی مشکلات کے تدارک کے لئے میاں نواز شریف نے بھاری مینڈیٹ سے لیس ہو کر جمعہ کی بجائے اتوار کی چھٹی بحال کر دی- ملک کی دینی جماعتوں کو نواز شریف کے سامنے دم مارنے یا ایجی ٹیشن کرنے کی توفیق نہیں ہوئی-

جہاں تک ترمیم شدہ آئین میں اسلامی شقوں کا تعلق ہے ان کو کس سے خطرہ ہے؟ اور پی سی او کی اپنی آئینی حیثیت کیا ہے جس کے پروں کے نیچے انہیں تحفظ دینے کا مطالبہ ہے- پی سی او ایک غیر منتخب فرد واحد کی صوابدید کا نام ہے- اس کے تحت اعلیٰ عدالتوں کے جج صاحبان کے حلف پر شدید اعتراضات ہوئے- متعدد فاضل جج صاحبان نے اس کے تحت حلف اٹھانے سے انکار کر دیا اور الگ ہو گئے- شرعی عدالتوں کے جج تو قرآن و سنہ کے سوا کسی کے سامنے جواب دہ نہ تھے- ان کی طرف سے پی سی او کے تحت حلف تو دین اور شریعت کے ساتھ مذاق ہے-

ملک کا ایک بڑا مسئلہ مذہبی دہشت گردی ہے مسجدوں اور امام بارگاہوں میں معصوم لوگ ذبح ہو رہے ہیں- تشدد اس وقت معاشرے کیلئے خطرہ بنا ہے- جب وہ مذہبی یا نظریاتی جواز حاصل کر لیتا ہے- دینی جماعتیں اس کے تدارک کے لئے کیا کردار ادا کر رہی ہیں- تعصبات اور تنگ نظری پر مبنی فرقہ وارانہ تعلیمات اس کا سب سے بڑا سبب ہے- دینی مدرسوں کو جدید تعلیم' سائنس اور ٹیکنالوجی کے فیوض سے کیوں محروم رکھا جا رہا ہے- اس حج کے مبارک موقع پر امام کعبہ نے 20 لاکھ فرزندان و دختران توحید سے خطاب کرتے ہوئے امت مسلمہ سے دردمندانہ اپیل کی کہ سائنس ٹیکنالوجی اور جدید علوم پر توجہ دیں مسلمان ساری دنیا سے پیچھے رہ گئے ہیں اس کے باوجود ہمارے ہاں دینی مدرسوں کی تعلیم ایک مقام پر رکی ہوئی ہے- آخر نئی نسل کے لاکھوں نوجوانوں کو دنیا و مافیہا کی ہوا کیوں نہیں لگنے دی جا رہی-

(روزنامہ "نوائے وقت" 7 جون 2000ء)

بڑی قومی خدمت

جناب جی ایم پراچہ صاحب اپنے مضمون بعنوان "گورننس" کی آخری قسط میں لکھتے ہیں-

"مولوی صاحبان اب جمعہ کی چھٹی پر زور دے رہے ہیں- اس پر غور کرنے کی کوئی ضرورت نہیں- اسلام نے جمعہ کی چھٹی فرض نہیں کی بلکہ سورۃ جمعہ میں تو ہے کہ نماز جمعہ کے بعد زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو اکثر مولوی صاحبان کو تو ویسے ہی ہر روز چھٹی ہوتی ہے اپنے مدرسہ میں بھی وہ جمعہ کو چھٹی کرتے ہیں تو پھر ملک بھر میں جمعہ کی چھٹی نہ ہونے کا انہیں کیوں غم کھائے جا رہا ہے- وہ اگر مذہبی عصبیت اور مختلف مسالک میں تفرقہ بازی ختم کرا سکیں تو یہی ان کی بڑی قومی خدمت ہو گی-"

(روزنامہ "نوائے وقت" 7 جون 2000ء)

سیاسی صحت

جناب غلام جیلانی خاں صاحب لیفٹیننٹ کرنل (ر) اپنے کالم میں لکھتے ہیں:-

"اب کل ہی کی بات ہے- سیاسی کھلاڑیوں کی صحت کے بارے میں ایک دلچسپ خبر ایک معاصر میں شائع ہوئی ہے- خبر میں یہ نوید سنائی گئی ہے کہ سارے نئے اور پرانے' جوان اور بوڑھے سیاسی پلیئر کسی نہ کسی جسمانی عارضے میں مبتلا ہیں- ولی خان کو بلڈ پریشر اور جوڑوں کا درد ہے- بے نظیر بھٹو کو دانتوں کا سرطان ہو گیا ہے- نوابزادہ نصر اللہ خان کو گنٹھیا ہے- جنرل اسلم بیگ کو معدے کا السر لاحق ہے- اکبر بگتی کی بینائی جواب دے رہی ہے- مولانا نورانی کو عرق النساء ہے- اصغر خان کی قوت سماعت خطرناک حد تک کمزور ہو چکی ہے- ان سے بات چیت کرنے کے لئے مخاطب کو اونچی آواز میں بولنا پڑتا ہے- عطاء اللہ مینگل دل کے مریض ہیں- غنویٰ بھٹو جیسی جوان جہان خاتون اختلاج قلب اور بے خوابی کا شکار ہیں- قاضی حسین احمد' فاروق لغاری' غلام مصطفیٰ جتوئی اور پیر پگاڑا کو شوگر ہے- نواز شریف اور شہباز شریف کے سینے میں درد ہے اور عمران خان کے پٹھوں میں تکلیف ہے-

جب صورت حال یہ ہو تو پھر کسی اور سبب کے باعث اگر نہیں تو طبی وجوہات کی بناء پر فوج کو آنا ہی چاہئے تھا-"

(روزنامہ "پاکستان" لاہور 16 مئی 2000ء)

تبصرہ

خلافت رابعہ کی فتوحات و ترقیات

1982ء تا 2000ء

مصنف: عبد السمیع خان صاحب

شائع کردہ: گائیڈ لائن اکیڈیمی لاہور
صفحات: 80
مطبع: لاہور آرٹ پریس لاہور
ناشر: احسان الحق پرویز صاحب
قیمت -/20 روپے
ملنے کا پتہ: افضل برادرز اور شکور بھائی گولبازار ربوہ

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ایم ٹی اے کے تاریخ ساز سلسلہ کا آغاز کب ہوا؟ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے عالمی بیعت کا آغاز کس سن سے فرمایا؟ کیا آپ کو یاد ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے آسٹریلیا کا پہلا دورہ کب فرمایا؟ غرضیکہ کتنے ہی سوال ہیں جن کے جواب ہم سب کو معلوم ہونے چاہئیں لیکن خلافت رابعہ کا دور فتوحات اور کامیابیوں اور کامرانیوں سے اتنا بھرپور ہے کہ سب باتیں یاد نہیں رہتیں- ہر چڑھنے والا سورج فتوحات کے ایک نئے سلسلہ کی نوید لاتا ہے اور ہر آنے والی شام خدا کے حضور سجدات تشکر بجا لانے سے معمور ہوتی ہے- اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے وقت کی بہترین قیادت عطا فرمائی ہے جس کی رہنمائی میں جماعت احمدیہ منزلوں پر منزلیں مارتی چھلانگیں لگاتی نت نئی فتوحات حاصل کرتی چلی جا رہی ہے-

زیر نظر کتاب میں یہ بات خاص طور پر بیان کی گئی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے بیان کردہ ارشاد کی روشنی میں 1982ء میں شروع ہونے والا یہ دور حضرت مسیح موعود کی بعثت کے دور کے واقعات و فتوحات کا اعادہ ہے سو سال قبل 1882ء میں حضرت مسیح موعود کو ماموریت کا پہلا الہام ہوا اور سو سال بعد 1982ء میں خلافت رابعہ کا آغاز ہوا- اس کتاب میں جو ریسرچ' محنت اور قوت تحریر کا ایک نمونہ ہے خلافت رابعہ کے تمام اہم واقعات کا گویا ایک انڈیکس پیش کر دیا گیا ہے- اس میں حضور ایدہ اللہ کی زندگی کے اہم واقعات اور حضور کی ولولہ انگیز تاریخ ساز قیادت میں ہونے والی فتوحات کا ذکر بھی آ گیا ہے- حضور ایدہ اللہ کی اہم تحریرات اور حضور کے سفروں کا تذکرہ آ گیا ہے بلکہ ایم ٹی اے کا قیام' عالمی بیعت سال بہ سال' جماعت ہائے احمدیہ کے جلسہ سالانہ' ذیلی تنظیموں کے اجتماعات' اہم خدائی نشانات' تراجم قرآن' بیوت الذکر کا عالمی سطح پر قیام' تربیتی کلاسز' نومبائعین' جماعت احمدیہ کی خدمت خلق مثلاً زلازل کے موقع پر خدمات' سیلابوں میں خدمات' بوسنیا کی جنگ کے دوران مصیبت زدہ مہاجرین کی خدمات' یتامیٰ کے لئے خدمات' اس کے علاوہ بین الاقوامی سطح پر تائیدات الٰہیہ' مباہلہ' مخالفوں کا انجام وغیرہ شامل ہیں- یہ ایک دلچسپ' ایمان افروز اور اہم تاریخی ریکارڈ ہے جس کو ہر محقق' مضمون نگار اور ریسرچ کرنے والے کے پاس ہونا تو ضروری ہی ہے عام احمدی کے لئے بھی اس میں روحانی لذت کا بے انتہا سامان موجود ہے- اللہ تعالیٰ اس کتاب کے فاضل مصنف کو جزا دے-

کتاب کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ کی خوبصورت تصویر اور آخر میں 2000ء میں احمدی ہونے والے افریقی بادشاہوں کی تصاویر بھی اس کتاب کا اہم حصہ ہیں- یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر احمدی گھر میں اس کا ایک نسخہ موجود ہونا چاہئے-

(ع-س-ش)

عکس ماہ صاحبہ

میرے پیارے ابا جان

میجر محمد اسلم منہاس صاحب

میرے پیارے اباجان میجر محمد اسلم منہاس صاحب کی شخصیت جب سامنے آتی ہے تو ایک پر خلوص چہرہ سامنے آجاتا ہے نہ کسی کو تکلیف پہنچانا اور نہ خود تکلیف اور رنجیدہ بات میں پڑنا ان کی نمایاں خصوصیت تھی۔

محترم اباجان پیدائشی احمدی تھے۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ آپ کو دلی لگاؤ تھا۔ اپنے ذاتی کام چھوڑ کر پہلے جماعتی کام کو اہمیت دیتے۔ پوری بشاشت قلبی کے ساتھ خدمات سلسلہ بجالاتے رہے۔ ان خدمات کے صلہ میں انعام واکرام کے طالب نہ ہوئے۔ بلکہ اسے فضل الٰہی گردانتے رہے۔ ہر کام دعاؤں کے ساتھ کرتے احباب سے بھی دعا کرواتے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین تھا کہ وہ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ 33 سال تک حلقہ سبزہ زار کے صدر رہے نماز سنٹر اپنا گھر ہی بنا رہا۔ نمازیوں کو کبھی تنگی نہ آنے دی۔ ان کے آنے سے پہلے صفیں بچھا دیتے اور دروازہ کھول دیتے تاکہ کسی نمازی کو انتظار نہ کرنا پڑے۔ غمی کا موقع ہو یا خوشی کا۔ ہر حال میں نماز سنٹر یہی رہا۔

اباجان کی وفات کے بعد ہم نے موجودہ صدر حلقہ سبزہ زار سے درخواست کی ہے کہ نماز سنٹر یہی رہنے دیں تاکہ ہمیں نماز کی برکتیں ملتی رہیں۔

اباجان کی طبیعت باغ و بہار ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت سادہ تھی۔ اپنی زندگی بہت ہی مطمئن رہ کر گزاری۔ پاکیزہ فطرت تھی۔ آپ اپنی ذات کے لئے کبھی کسی قسم کا تفوق پسند نہیں کرتے تھے۔ کسی قسم کی نمائش اور تکلف ان کی عادت میں نہ تھا۔ ہر قسم کی ریاکاری سے مبرا تھے۔

امی جان کا بے حد خیال رکھتے تھے۔ دونوں نے مل کر یکساں خیالات کے تحت گھریلو زندگی کو بھرپور انداز میں گزارا۔ کسی کے چہرے پر خفگی پسند نہیں کرتے تھے۔ بلکہ یہی چاہتے تھے کہ ہر وقت مسکراتا ہوا چہرہ ہو۔ کیونکہ اسی میں زندگی کا راز پوشیدہ ہے۔ پابندی وقت کا بہت لحاظ رکھتے تھے اپنی زندگی بہت ہی نظم و ضبط سے گزاری اور اسی چیز کا ہر ایک کو عادی بنایا۔

مہمان نواز تھے اور خدمت خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ غریبوں کا خیال رکھتے اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کی کوشش کرتے اگر محلے میں کوئی خوشی یا غمی کا موقع ہوتا تو اپنی خدمات حاضر کر دیتے۔

اباجان نے اپنے گھر میں کام کرنے والے کو نوکر کبھی نہیں کہا۔ ہمیشہ یہی کہنا جو آدمی ہمارے ہاں کام کرتا ہے۔ جیسا خود کھانا ویسا ہی اس کو دینا اس کا احترام کرتے بلکہ اس کے اہل خانہ کا بھی دھیان رکھتے۔

میں اور میرے بچے 1980ء میں اباجان کے پاس آگئے۔ میرے میاں کسٹمز میں انسپکٹر تھے۔ سمگلرز نے ڈیوٹی کے دوران ان کو جاں بحق کر دیا۔ بڑا بیٹا تیمور احمد اس وقت ساڑھے پانچ سال کا تھا اور چھوٹا بیٹا بابر منصور احمد صرف اڑھائی سال کا تھا۔ اباجان نے ہمیں رحمت کی چادر میں ڈھانپ لیا اور دنیا کی تمام مشکلات سے دور رکھا۔ بے لوث پیار اور محبت مجھے ان سے ملا مجھے اف تک نہ کرنے دیا۔ شکر ہے اللہ کا ان کی زندگی میں بڑا بیٹا تیمور احمد ای ایم ای میں کیپٹن کے عہدہ پر فائز ہے اور چھوٹا بیٹا بابر منصور احمد ایم بی بی ایس کے فائنل ائیر میں ہے۔ (الحمد للہ)

میرے پیارے ابوجان کے نقوش ان کے ملنے والوں کے دلوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ سب ان کو اچھے جذبات سے یاد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات اپنے قرب خاص میں بلند سے بلند کرتا چلا جاوے۔ نیز اعلیٰ علیین میں بلند مقام سے نوازے۔ ہم سب کو یہ صدمہ عظیم برداشت کرنے کی توفیق دے۔ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو اور معین و مددگار ہو اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے آمین۔

ہم سب ان کی یاد میں بے قرار ہیں۔ لیکن

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ان کی وفات کے بعد ان کا چہرہ پھولوں کی طرح تروتازہ تھا اور ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر تھی۔ جیسے وہ کہہ رہے ہوں ہم تو اپنے خدا تعالیٰ کے بلانے پر لبیک کہہ کر اس کے حضور حاضر ہو رہے ہیں۔

آخر میں ہم سب احمدی احباب کے بے حد شکر گزار ہیں۔ جو ہمارے شریک غم ہوئے۔ سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

طرز کی ایک جدید خیالات والا آزادی ضمیر کا دلدادہ اور جمہوری سیاست پر یقین رکھنے والا سردار تھا اور کئی سال ملک شام میں رہ چکا تھا۔ اس کی کوشش اور خواہش تھی کہ افغانستان کا نظام بھی جدید ترقی یافتہ ممالک کے رنگ میں چلایا جائے۔ چونکہ سردار امان اللہ خان اس سے متاثر تھا اس لئے وہ بھی ان خیالات کا دلدادہ ہو گیا اور افغانستان میں حریت خیالات اور مذہبی آزادی پھیلانے کا خواہاں تھا اس لئے وہ انتظامی اور سیاسی امور میں نرمی برتتا تھا۔ اس نے کابل کے کوتوال کو حکم دیا کہ تمام قیدیوں کی فہرست پیش کرے تاکہ وہ قیدی جو سالوں سے جیلوں میں بند پڑے ہیں اور ان کے کیسز پر نہ غور ہوتا ہے نہ انہیں انصاف کے نقطہ نگاہ سے رہائی کی امید ہے ایسے قیدیوں کو اس کے حضور پیش کیا جائے تاکہ ان کے بارہ میں جلد فیصلہ کر دیا جائے۔

اس طرح تقریباً دو صد آدمی اس کے دربار میں حاضر کئے گئے۔ وہ سارا دن دربار لگاتا۔ اس طرح اس نے بہت سے قیدی رہا کر دئے اور بعض قیدیوں کو انعامات سے بھی نوازا۔ اس وجہ سے دوسرے قیدیوں اور ان کے دوستوں اور رشتہ داروں نے بھی کوششیں شروع کر دیں کہ جس طرح بھی ممکن ہو سردار امان اللہ خان کے دربار میں ان کی پیشی ہو جائے اور ان کے کیسز کا فیصلہ ہو کر وہ قید کی مصیبت سے نجات پائیں۔

صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بھی کوشش کی اور دربار میں حاضر ہو گئے۔ ہم نے سردار امان اللہ خان کے ماموں ابراہیم جان کی معرفت یہ کوشش کی تھی۔ اس نے ہمارے اس مہمان کو جو ہمارے ساتھ بلاوجہ قید کر لیا گیا تھا رہا کر دیا اور ہمیں یہ کہا کہ تم لوگوں کو تو سردار نصر اللہ خان نے قید کیا تھا اس لئے میں تمہارے واسطے ان سے ہی فیصلہ کرواؤں گا اور اس کو فون کر کے تم لوگوں کے بارہ میں حکم لے لوں گا۔ آج جمعرات ہے میں پیر کے روز تک تمہاری رہائی کا حکم لے کر چھوڑ دوں گا۔ اس پر ہم واپس آگئے اور ہمیں (فوری رہائی نہ ہونے کی وجہ سے) مایوسی ہوئی۔

صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب کا بیان ہے کہ سردار امان اللہ خان نے ہم سے اپنے سیکرٹری فقیر محمد خان کے توسط سے گفتگو کی تھی۔ گفتگو کے وقت امان اللہ خان نے اپنا سر نیچے کیا ہوا تھا۔ وہ ہماری یہ حالت دیکھ کر برداشت نہ کر سکا تھا۔ اس وقت ہمارے بھائی محمد سعید صاحب کی عمر بائیس سال، محمد عبدالسلام صاحب کی عمر 16 سال، محمد عمر صاحب کی عمر 15 سال، میری (یعنی سید ابوالحسن قدسی صاحب کی) 14 سال اور محمد طیب کی عمر 12 سال تھی۔

نوٹ: اس مسودہ میں عمروں کی تفصیل غلطی سے درست نہیں لکھی گئی۔ 1918ء میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی قربانی کو 15 سال گزر چکے تھے۔ اس وقت بعض صاحبزادگان کی جو عمریں بتائی گئی تھی وہ رسالہ کے شروع میں درج شدہ ہیں ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے صاحبزادگان کی عمریں 1918ء میں یہ ہونی چاہئیں تھیں۔ صاحبزادہ سید محمد سعید جان صاحب 37 سال، صاحبزادہ محمد عبدالسلام جان صاحب....، صاحبزادہ محمد عمر جان صاحب....، صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب 17، 18 سال، صاحبزادہ محمد طیب جان صاحب 16، 17 سال۔

بدھ کے روز ابراہیم جان نے اپنا اردلی عظیم گل نامی ہمارے پاس جیل میں بھجوایا اس نے ہمیں بتایا کہ ابراہیم جان نے مجھے بھیجا ہے کہ مبارکباد دے دوں کہ آپ رہا ہو جائیں گے۔

قید خانہ کے افسران میں سے ایک بادشاہ خان حوالدار تھا۔ جس کا حضرت صاحبزادہ صاحب سے اچھا تعلق تھا۔ ہم نے اس کو کہلا بھیجا کہ وہ معلوم کرے کہ کیا فیصلہ ہوا ہے۔ ہم اس کا انتظار کرتے رہے لیکن وہ تین روز تک نہیں آسکا۔ اس کے بعد اس کے اردلی نے بتایا کہ تمہارے بارہ میں کوتوال کو حکم آیا اور کوتوال کو صرف ان لوگوں کے بارہ میں حکم آتا ہے جن کو قتل کرنا مقصود ہو۔ تب ہم نے یہ یقین کر لیا کہ ہمیں زندہ نہیں چھوڑا جائے گا اور موت کے ذریعہ ہماری رہائی ہوگی۔ یہ معلوم کر کے ہمارا کھانا پینا، سونا سب ہم پر حرام ہو گیا۔ عجیب غم میں مبتلا ہو گئے۔ اس کے بعد کوتوال نے جیل کے داروغہ کو حکم بھجوایا کہ اس کو مسلح پہرہ میں جلدی کوتوالی بھجوایا جائے۔ ہم روانہ ہوئے اور ہمیں بالکل یقین تھا کہ اب ہمارے لئے موت کے علاوہ کچھ نہیں رہا۔

جیل میں عبدالسلام، محمد طیب اور ابوالحسن قدسی تینوں کو نمونیہ ہو گیا تھا اور باقی سب بھی بیمار تھے۔ کیونکہ قید خانہ میں سخت سردی تھی اور اس سے بچاؤ کا کوئی انتظام نہیں تھا اور بڑی تعداد میں لوگ مر چکے تھے۔ جب کوتوالی روانہ ہوئے تو ہمارے پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں اور ہم بیماری کی وجہ سے ایک دوسرے پر گرتے تھے۔ ہم سب میں محمد سعید کچھ بچے ہوئے تھے یعنی ان کی طاقت قدرے بہتر تھی باقی سب بیمار تھے۔ عبدالسلام کی حالت تو نازک تھی۔

کوتوالی جیل سے قریباً دو میل کے فاصلہ پر تھی۔ بیڑیوں کی وجہ سے ہم سب کے پاؤں زخمی ہو چکے تھے۔ ایک عجیب منظر تھا۔ محمد عمر جان بخار کی تیزی کی وجہ سے گر پڑے۔ ان کو عبدالسلام نے پکڑنے کی کوشش کی لیکن پکڑ نہ سکے اس پر ایک سپاہی نے مدد دی۔ راستہ میں ہم کہتے تھے کہ کوتوالی جانے سے پہلے ہی اگر موت آجائے تو اچھا ہو۔ جب ہم کوتوالی پہنچے تو مرزا عبدالخالق جو کوتوال کا سیکرٹری تھا اس نے حکم دیا کہ بیڑیاں اتار دی جائیں۔ اب ہمیں کچھ امید پیدا ہوئی۔ جب بیڑیاں توڑنے لگے تو لوہار کا سامان خراب ہو گیا۔ اس واسطے پھر ایک میل کا فاصلہ طے کر کے لوہار کی دوکان پر بیڑیاں تڑوائیں۔

ابھی تک ہمارے اوپر پہرہ برقرار تھا۔ اس کے بعد ہمیں محکمہ شرعیہ میں حاضر کیا گیا۔ محکمہ شرعیہ میں قاضی عبدالشکور کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ قاضی نے پوچھا کہ تم فضل کریم قادیانی جو پنجابی ہے اس کو جانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کہ تم لوگ قادیان گئے تھے؟ ہم نے کہا نہیں۔ تحقیقات مکمل ہونے پر پھر کوتوالی حاضر ہوئے اور رہا کئے جانے کا حکم ملا۔ اس پر ہم آزاد ہوئے اور کابل میں اپنے گھر آئے۔ صرف سعید واپس قید خانہ گئے اور بستر وغیرہ سارا سامان دوسرے قیدیوں میں تقسیم کر دیا۔ (بیان سید ابوالحسن قدسی صاحب قلمی مسودہ صفحہ 62 تا 68)

سید ابوالحسن قدسی صاحب کا جو بیان اخبار

الفضل 26 / مارچ 1926ء میں شائع ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ آخر امان اللہ خان کے ایک سیکرٹری کو ہم نے تین سو روپیہ دیا اور اس نے امان اللہ خان سے سفارش کروا کر ہمیں رہا کرا دیا۔

(الفضل 26 / مارچ 1926ء)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا امیر احمد صاحب ابن محترم مولوی سلطان احمد پیرکوٹی صاحب مرحوم لکھتے ہیں۔ میری خوش دامن غلام صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اوورسیر مورخہ 11 جولائی 2001ء کو ایک لمبی علالت کے بعد فضل عمر ہسپتال میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصوبہ تھیں۔ آپ نے 1939ء میں اپنے محترم شوہر کے ہمراہ بیعت کی اور اس کے بعد آنے والی مشکلات و مصائب کا بڑی جرات اور استقلال کے ساتھ مقابلہ کیا۔ آپ کی نماز جنازہ احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔ آپ کے پسماندگان میں پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم شیخ عبدالماجد صاحب ابن محترم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل) مرحوم مربی سلسلہ جنہوں نے ”اقبال اور احمدیت“ اور ”فکر اقبال اور تحریک احمدیہ“ و دیگر کئی کتب لکھی ہیں آجکل فالج کی وجہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ اور کراچی کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد اعظم صاحب محافظ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی والدہ محترمہ سخاوت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیع صاحب (سابق محافظ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ) کو دولیاں جٹاں ضلع کوٹلی آزاد کشمیر میں مورخہ 6 جولائی 2001ء کو ٹانگ پر سانپ کے کاٹنے کی وجہ سے ہسپتال لے جایا گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت قدرے بہتر ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم حافظ پرویز اقبال صاحب مربی سلسلہ کی چھوٹی بیٹی بعمر چھ ماہ بوجہ نمونیہ شدید بیمار ہے۔ اور لاہور میں ایک ہسپتال میں داخل ہے۔ عزیزہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم انعام الرحمٰن صاحب معلم اصلاح وارشاد مقامی فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں۔ مکرم عبدالصمد صاحب گلہ مہاراں ضلع نارووال کے رخسار پر رسولی تھی لاہور میو ہسپتال میں دو دفعہ اپریشن ہو چکا ہے دو ماہ بعد اب گھر آگئے ہیں مگر ابھی بھی کچھ پیچیدگیاں ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

Rhodes سکالرشپ

Rhodes ٹرسٹ نے اکتوبر 2002ء سے Rhodes سکالرشپ کا اعلان کیا ہے۔ یہ سکالرشپ ان امیدواروں کا دیا جائے گا جن کے پاس فرسٹ کلاس بیچلرز ڈگری ہوگی اور وہ Oxford میں پڑھنے کے خواہاں ہیں۔ عمر کی حد 19 تا 25 سال ہے۔ یہ سکالرشپ یونیورسٹی کالج کی فیس کے ساتھ 720 پاؤنڈ ماہانہ سٹائینڈ اور ٹریول الاؤنس بھی کور کرے گا۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے ڈان یکم جولائی۔ درخواست دینے کی آخری تاریخ 31 جولائی ہے۔

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم سید منیر احمد صاحب سیکرٹری وقف نو جہلم شہر لکھتے ہیں میرا بیٹا عزیزم سید رضوان احمد (مجاہد وقف نو) مورخہ 13 مئی 2001ء بروز اتوار ڈیڑھ سال بیمار رہنے کے بعد اس دار فانی سے کوچ کر گیا۔ اس کی عمر 13 سال 6 ماہ تھی۔ مرحوم فرنچ زبان سیکھ رہا تھا۔ نیز کمپیوٹر سافٹ ویئر کے متعلق بھی علم رکھتا تھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدائے بزرگ برتر والدین کی طرف سے وقف قبول فرمائے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔

مکرم محمد حنیف صاحب ولد مہر فتح محمد صاحب سکنہ احمد نگر لکھتے ہیں میری ہمشیرہ محترمہ نذیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم رحمدین صاحب مورخہ 2001-6-21 بروز جمعرات بعمر 75 سال ہالینڈ میں وفات پاگئیں۔ انہیں وہیں سپرد خاک کیا گیا۔ محترمہ تقریباً دس سال سے اپنی فیملی کے ہمراہ اپنے بیٹے یٰسین صاحب کے پاس مقیم تھیں محترمہ نے اپنی یادگار تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اسرائیلی فوج اور فلسطینیوں میں جھڑپیں

غزہ شہر اور نواحی علاقوں میں اسرائیلی فوج اور فلسطینیوں کے درمیان خونریز جھڑپیں ہوئیں جن میں چھ فلسطینی اور تین اسرائیلی فوجی زخمی ہو گئے۔ جھڑپوں کا زور غزہ اور مصری سرحد کے درمیان واقع قصبہ رفاہ میں تھا۔ جہاں اسرائیلی فوج نے بلڈوزروں کی مدد سے 18 مکان اور چھ دکانیں منہدم کر دیں۔ رفاہ میں بھی فوج نے کئی عمارتیں تباہ کر دیں۔ اسرائیلی حکومت کا دعویٰ ہے کہ ان عمارتوں میں فلسطینی فدائی ٹھکانے تھے۔

دنیا بھر میں 55 کروڑ سے زائد آتشیں ہتھیار

دنیا بھر میں موجود 55 کروڑ دس لاکھ سے زیادہ آتشیں ہتھیاروں میں سے آدھے سے زیادہ حکومتوں کی بجائے پرائیویٹ شہریوں کے پاس ہیں جبکہ دس لاکھ سے بھی کم آتشیں ہتھیار باغیوں یا شورش پسندوں کے پاس ہیں۔ عالمی سروے کے مطابق چین، پاکستان، بھارت اور فرانس جیسے ممالک میں آتشیں ہتھیاروں کے بارے میں کوئی اندازہ نہیں لگایا جاسکا اور یہ مسئلہ پیچیدہ اور طویل المدت ہے فوری طور پر ختم نہیں ہوسکتا۔

فلسطینیوں کے گھروں کا انہدام بند کیا جائے

امریکہ نے اسرائیل کی طرف سے فلسطینیوں کے گھر مسمار کرنے کی کارروائی فوری طور پر روکنے پر زور دیا ہے۔ اور اسے انتہائی اشتعال انگیز اور عارضی جنگ بندی کے لئے شدید دھچکا قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی ہے۔

چین میں طوفانی بارش 14 ہلاک

چین کے جنوبی شہر کمنگ میں شدید بارش سے زمین دھنسنے کا واقعہ پیش آیا جس میں کم از کم 14۔ افراد ہلاک اور سات لاپتہ ہو گئے۔

بس نہر میں ڈوبنے سے 40 ہلاک

بھارت کے صوبے مدھیہ پردیش میں ایک مسافر بس نہر میں گر گئی جس سے 40 افراد ڈوب گئے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق 20 کی لاشیں نکال لی گئی ہیں اور 10 زخمیوں کو ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔

سپین میں کار بم دھماکہ

سپین کے دارالحکومت میڈرڈ میں کار بم دھماکہ ہوا جس سے ایک پولیس اہلکار ہلاک اور 12 زخمی ہو گئے۔ نیوز ایجنسیوں کے دفاتر میں ٹیلی فون کے ذریعے پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ شہر کے بارونق علاقے میں کار بم دھماکہ ہونے والا ہے

چین میں 8۔ افراد کو سزائے موت

چین کے جنوبی صوبے گورنگ ڈونگ کی عوامی عدالت نے سنگین جرائم کے مرتکب 8۔ افراد کو سزائے موت کا حکم دیا۔ جس پر فوراً عملدرآمد کر دیا گیا۔ ان افراد پر قتل، ڈکیتی، رہزنی، اغوا برائے تاوان اور غیر قانونی طور پر ہتھیار رکھنے کے الزامات تھے۔

سری لنکا کے آئین میں تبدیلی کا امکان

سری لنکا کی صدر چندریکا کمارا ٹنگا نے آئین میں تبدیلی کرنے کے لئے ریفرنڈم کرانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے چندروز پہلے پارلیمنٹ کو معطل کر دیا تھا

سوپور میں خواتین کی بے حرمتی کے خلاف ہڑتال

سوپور اور اس کے نواحی علاقوں میں بھارت کے خلاف شدید احتجاجی مظاہرے ہوئے ہیں۔ یہ مظاہرے قابض فوجیوں کے ہاتھوں سوپور کے گاؤں شیو میں خواتین کی بے حرمتی کے بعد شروع ہوئے۔ مظاہرین نے کئی گاڑیوں کو نقصان پہنچایا۔ لوگ بھارت کے خلاف اور آزادی کے حق میں نعرے لگا رہے تھے۔ اسی وجہ سے سوپور میں ہڑتال رہی۔ علاقے میں صورتحال انتہائی کشیدہ ہے۔

روس کے ساتھ دوستی یا امریکہ کے لئے فوجی خطرہ

چین نے کہا ہے کہ روس کے ساتھ ہونے والے اس کے دوستی اور تعاون کے معاہدے کے کوئی فوجی مضمرات نہیں ہیں۔ لہٰذا امریکہ کو اسے فوجی خطرہ نہیں سمجھنا چاہئے۔ کہا گیا ہے کہ معاہدے میں 21 ویں صدی پر محیط دوستی اور تعاون کے بڑے بڑے اعلانات شامل ہوں گے۔

افغان پناہ گزینوں کو ہراساں کرنے کی کارروائیاں

افغانستان میں حکمران طالبان تحریک نے اقوام متحدہ پر زور دیا ہے کہ وہ پڑوسی ممالک (ایران اور پاکستان) میں افغان پناہ گزینوں کو مبینہ طور پر ہراساں کرنے کی کارروائیاں ختم کرنے میں مدد دے۔

آزاد کشمیر اسمبلی کی مخصوص نشستوں کے انتخابات

چیف الیکشن کمشنر آزاد جموں و کشمیر جسٹس (ر) شیر زمان نے آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کی 8 نشستوں کے لئے انتخابی شیڈول ایک بار پھر تبدیل کر دیا ہے اب یہ انتخابات 18 جولائی کی بجائے 20 جولائی کو ہوں گے۔

فاروق عبداللہ پر قاتلانہ حملہ

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی پارلیمنٹ کے رکن عبدالرشید شاہین کے بھائی کو ہلاک کر دیا گیا جبکہ کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ ایک قاتلانہ حملے میں بال بال بچ گئے۔ ان پر سری نگر کے علاقے میں گرینیڈ سے حملہ کیا گیا جو بلٹ پروف گاڑی کے قریب پھٹ گیا۔ گرینیڈ دھماکے سے ایک سب انسپکٹر سمیت پولیس اور فوج کے متعدد اہلکار زخمی ہو گئے۔ بھارتی فوجیوں نے انتقامی کارروائی کے دوران فائرنگ کر کے ایک خاتون سمیت 4 عام شہری زخمی کر دیئے۔

بھارت کا کوئی جنگی قیدی پاکستانی جیلوں میں نہیں

وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ بھارت کا کوئی جنگی قیدی پاکستانی جیلوں میں قید نہیں تاہم اس سلسلے میں تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 12 جولائی - گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 24 زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعہ 13 - جولائی غروب آفتاب: 7-18
☆ ہفتہ 14 - جولائی طلوع فجر: 3-32
☆ ہفتہ 14 - جولائی طلوع آفتاب: 5.10

مسئلہ کشمیر حل کرنے بھارت جا رہا ہوں

صدر مملکت اور چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف نے کہا ہے کہ اس وقت دنیا بھر کی نظریں پاک بھارت سربراہ ملاقات پر ہیں اور وہ مسئلہ کشمیر کا حل تلاش کرنے کے پکے ارادے کے ساتھ بھارت جا رہے ہیں- پاکستان ٹیلی ویژن سے گفتگو میں صدر مشرف نے کہا کہ وہ مسئلہ کشمیر حل کرنے میں سنجیدہ ہیں اور وہ تمام خواہشات اور پوری سنجیدگی کے ساتھ جا رہے ہیں- ہم مسئلہ کشمیر کے حل کے عمل کی طرف پوری سنجیدگی سے آگے بڑھیں- انہوں نے کہا میں اسے انتہائی لازمی چیز سمجھتا ہوں- یہ صرف میری نہیں بلکہ پوری پاکستانی قوم کی امیدوں کا مرکز ہے

مذاکرات اعلان لاہور کا تسلسل ہوں گے - بھارت

بھارت پاکستان کے ساتھ حالیہ سربراہ مذاکرات میں کشمیر سمیت تمام تنازعات حل کرنے کے لئے بات کرنا چاہتا ہے- بھارتی وزارت خارجہ کی ترجمان نیروپا ماراؤ نے کہا ہے کہ ہم تمام مسائل پر بات کے لئے تیار ہیں- انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے وزرائے خارجہ اس سربراہ مذاکرات کی "سائیڈ لائنز" پر بات کریں گے- اور توقع ہے کہ فروری 1999ء کے بعد اعلیٰ قیادت کی سطح پر ہونے والے ان مذاکرات کے ذریعے پاکستان کے ساتھ تمام پرانے تنازعات طے ہو سکیں گے-

ناران میں تودہ گرنے سے 18 ہلاک

ناران میں چٹا کھٹا کے مقام پر پہاڑی تودے گرنے سے 18 افراد زندہ دفن ہو گئے- جبکہ درجنوں لاپتہ ہو گئے- جس سے کاغان اور ناران کا زمینی رابطہ منقطع ہو گیا- تفصیلات کے مطابق پہاڑوں سے پانی کے بہاؤ میں اچانک تیزی آنے سے مٹی کے کئی تودے سڑک پر آ گرے جس سے چار جیپیں اور تین ویگنیں ملبے تلے دب گئیں- جس سے گاڑیوں میں سوار سیاحوں سمیت 18 - افراد زندہ دفن ہو گئے- جبکہ درجنوں لاپتہ ہو گئے- واقعہ سے قبل سیاح پہاڑ کے سرکنے کا نظارہ کر رہے تھے کہ اچانک تودے اوپر آ گرے اور 4 گاڑیاں بہا کر دریائے کنہار میں لے گئے- انتظامیہ نے تمام دیہات کو خالی کرا لیا کیونکہ پانی کے بہاؤ کی وجہ سے وہاں سیلاب کا شدید خطرہ ہے- کمشنر ہزارہ ڈویژن کی طرف سے جاری ہونے والی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ابھی تک جانی اور مالی نقصان کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی- مٹی کے تودے اور پتھر گرنے سے دریائے کنہار میں 20 میٹر بلند اور 120 میٹر چوڑی مٹی کی دیوار بن گئی ہے- جس کی وجہ سے پانی کا بہاؤ رک گیا ہے اور دو کلومیٹر رقبے پر ایک قدرتی ڈیم بن گیا ہے- انتظامیہ نے کاغان اور ناران کا راستہ عارضی طور پر بند کر دیا ہے- کہا گیا ہے کہ سڑک دوبارہ کھلنے میں 10 سے 15 دن لگیں گے- آن لائن کے مطابق تین افراد کی لاشیں دریا سے نکالی جا چکی ہیں-

80 صحافی بھارت چلے گئے

صدر پاکستان جنرل مشرف اور بھارتی وزیر اعظم کے درمیان تاریخی مذاکرات کی کوریج کے لئے ملکی اور غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے 80 سینئر صحافیوں کو لے کر پی آئی اے کی خصوصی پرواز نئی دہلی روانہ ہو گئی ہے-

پاکستان نے دوست ممالک کو بھی اعتماد میں لینا شروع کر دیا

صدر جنرل مشرف نے دورہ بھارت کے سلسلے میں پاکستان کے دوست ممالک کو بھی اعتماد میں لینے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے- انہوں نے متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ زید بن سلطان النہیان سے فون پر رابطہ کیا اور انہیں اس دورے کے حوالے سے اعتماد میں لیا- انہوں نے سعودی ولی عہد شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز سے فون پر رابطہ کیا- انہوں نے اسلام آباد میں چین کے سفیر سے بھی ملاقات کی اور انہیں چینی قیادت کے نام اہم پیغام دیا- یہ بات میجر جنرل راشد قریشی نے ایک بریفنگ میں کہی-

تجارتی مذاکرات ایجنڈے سے خارج

پاکستان کے اس اصرار پر کہ مسئلہ کشمیر کے حل سے قبل مذاکرات میں کشمیر سمیت تمام تنازعات پر بات چیت کے لئے تیار ہے- بھارتی وزارت خارجہ کی ترجمان نے کہا ہے کہ 54 قیدیوں کی رہائی کے لئے پاکستان سے رابطہ کیا گیا ہے- انہوں نے مزید کہا ہم تمام مسائل پر توجہ دیں گے جن میں کشمیر بھی شامل ہے-

پنجاب میں حبس اور گرمی 14 ہلاک

گرمی شدید حبس سے پنجاب میں 4 خواتین 14 - افراد ہلاک اور متعدد بے ہوش ہو گئے-

نئی بھارتی ویزا پالیسی

حکومت بھارت نے پاکستانی شہریوں کو سرحد پر ویزے دینے کی جو پیشکش کی ہے پورے پاکستان میں ہر جگہ موضوع بحث بنی ہوئی ہے- بی بی سی کے مطابق لاہور میں لوگ ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں کہ بھارت میں کون سی چیز پاکستان سے سستی ہے- کوئی انڈیا سے موٹر سائیکل لانا چاہتا ہے اور کوئی کپڑے وغیرہ کچھ دہلی اور ممبئی میں نئے سال کا جشن منانا چاہتے ہیں اور کئی اپنے مذہبی مقامات کو دیکھنے کے خواہش مند ہیں-

پاک بھارت اقتصادی تعلقات کی بحالی ممکن نہیں

پاک بھارت سربراہ مذاکرات کے ایجنڈے سے دو طرفہ تجارت کو خارج کر دیا گیا ہے- اے ایف پی کے مطابق وزرائے تجارت اور داخلہ کے بھارت نہ جانے سے دو طرفہ تجارت میں اضافے اور ویزوں سے متعلقہ امور پر بات چیت نہیں ہو سکے گی-

14 جولائی کو حریت لیڈروں سے ملاقات ہو گی

بھارت کی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے صدر جنرل مشرف 14 جولائی کو پاکستانی ہائی کمشنر اشرف جہانگیر قاضی کی رہائش گاہ پر آل پارٹیز حریت کانفرنس کے اعلیٰ سطح کے رہنماؤں سے بند کمرے میں ملاقات بھی کریں گے-

آسامیوں کی ضرورت ہے

لاہور میں ایک ادارہ کو حسب ذیل آسامیاں پُر کرنا مقصود ہیں-
1- کمپیوٹر جاننے والے ٹائپسٹ 2- تجربہ کار ڈرائیور
3- چوکیدار (سابقہ فوجی ہونا ضروری ہے)
رابطہ: ملک منور احمد جاوید نائب ناظر ضیافت ربوہ

ضرورت 1

معیار میٹرک - عام معلومات
(1) امیدوار کا خوش خط ہونا ضروری ہوگا - (2) ہر جز میں کامیاب ہونا لازمی ہوگا - کامیاب ہونے کے لئے 50 فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہوں گے-
(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ - کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
خلا اصفہان شجر کار زونجی ٹیبل ڈائز - کوشن قشقائی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12 - ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور متصل شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax: 042-6368134
E-mail: mobi-k@usa.net

موسم برسات کی آمد آمد ہے گرمی دانوں اور پھنسی پھوڑوں سے بچنے کے لئے صندل کی گولیاں "شادابی" استعمال کریں-
خون صاف کرتی ہے چہرہ کی رنگت کو نکھارتی ہے- قیمت -/20 روپے
تیار کردہ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212434 فیکس 213966

Science Coaching
Qualified Staff available for
(O'Level, Matric & F.Sc.)
Physics, Chemistry, Maths, Biology & Computer Subjects
Separate Classes for Ladies and Gents
ABACUS Soft
House of Small Business Automation
Computer Aided Science Coaching, Computer Training, Ladies Internet Café
Urdu, English Composing and Designing
21/21 DARUL REHMAT EAST-A.
PHONE 04524-211668, 211939
Email: abacus@fsd.comsats.net.pk

نزلہ زکام فلو کے لئے
قند شفاء قیمت -/25
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون 211538

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل - 61

Mian Bhai
HERCULES GENUINE PARTS
آٹو پارٹس کی دنیا میں با اعتماد نام
ہرکولیس
HERCULES
میاں بھائی
آئل فلٹر - بریک آئل
پٹہ کمانی - سیلنسر بکس - سیلنسر پائپ اور ربڑ پارٹس

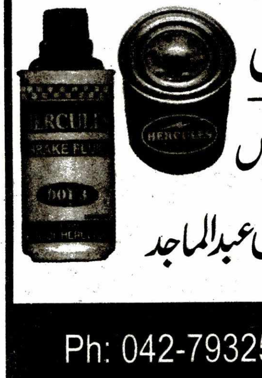

طالب دعا
میاں عبداللطیف - میاں عبدالماجد
گلی نمبر 5 نزد الفرح مارکیٹ - کوٹ شہاب الدین - جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور Ph: 042-7932514-5-6
Fax: 042-7932517 E-mail: mianbhai2001@yahoo.co.uk